ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR

بدر

QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۔ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل — بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

ضمیمہ درس قرآن مجید

چار روپے پیشگی

Registered No.
L. CCLXXXVIII

جلد ۱۲

سنہ ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۔ سنہ ۱۹۱۲ء مطابق

ذی الحجہ ۔ نومبر

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں آید — کہ ہست محیی موتیٰ کلام نور الدین

بروز جمعرات

نمبر ۲۱

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ **چہارم** ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

باز ہم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر ست و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں۔ آپ اپنے ہر روزہ درسوں میں جماعت کو تزکیہ نفس کی بہت تاکید فرماتے رہتے ہیں اور جماعت کے واسطے بہت دعائیں فرماتے رہتے ہیں ؛

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بفضلِ خدا ہر طرح سے خیریت سے ہیں

۱۵۔ تاریخ ماہ حال کی شب کو ۱۱ بجے پر زلزلہ کا ایک سخت دھکا محسوس ہوا ؛

ناظرین بدر کو عید مبارک ہو

"حد سے نہ بڑھ جاؤ"

اگرچہ ہمیں اپنی بہنوں میں بیداری کی تحریک دیکھ کر خوشی و مسرت ہوتی ہے۔ مگر افسوس کہ اسلامی تعلیم نہ ہونے کے باعث ہی وہ الٹی ہو رہی ہے۔ چنانچہ ۱۱۔ نومبر سنہ ۱۹۱۲ء لاہور کے ایک روزانہ اخبار میں اسلامی خواتین و مسلمان خواتین کہلانے والیوں کے جلسہ عظیم الشان لاہور کی روئداد چھپی ہے۔ جلسہ اسلامیہ تب کہلا سکتا ہے۔ کہ اس میں اسلامی نشان ہو۔ کسی مضمون پر رقت آجانا یا چندہ دینے میں جوش یا پرانے دوپٹوں کی نیلامی تو ایک عیسائی جلسہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ ہماری تعلیم یافتہ بہنوں نے اپنے منہ سے ایسے کلمات نکالے۔ جو اسلام ہرگز کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ مثلاً یہ کہ ہمارے بھائی اسلام کے نام پر سر کٹا رہے ہیں۔ تو قربانیوں کی کیا ضرورت۔ پھر یہ کہنا کہ عید البقر کے موقعہ پر کسی مسلمان کے گھر میں خوشی نہیں منانی چاہیئے عیدیوں اور قربانی کے روپے اس چندہ میں دینے چاہئیں۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ جو کسی غیر مسلمہ کے منہ سے نکلنی چاہئیں۔ نہ یہ کہ ایک مسلمان بی بی سنت نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر چلنے والی کے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ شریعت اسلامی قیامت تک قائم ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ قربانی سنت ابراہیمی ہے کہیں نہیں لکھا کہ ضرورت کے وقت جنگ کے وقت قربانیاں کرو اور بیچ کر روپیہ چندہ دے دو۔ اسی طرح مومن کی خوشی خدا کے لئے ہوتی ہے جو مومنہ بی بی عید کے دن غسل کرتی۔ عمدہ کپڑے پہنتی اور خوشی مناتی نماز پڑھتی تو خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے کسی کی موت سے عید روکنے کا حکم نہیں اگر ہوتا تو سب سے پہلے صحابیہ عورتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر عید نہ مناتیں مگر ایسا نہ ہوا۔ پس یہ کہنا کہ عید نہ مناؤ یا قربانی نہ کرو۔ اسلام کے حکم کو بدلنا اور خود شریعتی بننا ہے پھر دعا کے ریزولیوشن پاس کرنا اور دعا کے وقت کھڑے ہو جانا یہ بھی عیسائیوں کا طرز ہے۔ مسلمانوں کا دستور نہیں کیا دعا نمائشی لفظوں کا نام ہے۔ دعا تو ایک موت ہی جو اختیار کرتا ہے وہی جیتا ہے۔ سو کاش کہ ہماری تعلیم یافتہ روشن خیال بہنیں دینداری اور اسلام سیکھیں نہ کہ نیو فیشن لیڈیوں کی ریس میں عیسائیت کے رنگ میں بیدار ہوں۔ والسلام

اپنی بہنوں کی ناچیز خادمہ - سکینۃ النساء از قادیان دار الامان

ماضی بصیغہ حال

یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ پیر و مرشد برحق۔ حضرت نور کے برادر زادہ حکیم سردار علی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کو مجھ سے ایک خاص اور حد سے بڑھا ہوا انس تھا اس لئے چند شعر موزون ہو گئے۔ میں بلبل و کوئل سے باتیں کروں یا کسی اُلو سے۔ امام مغفور کا خیال میرے ساتھ ہے۔ صرف یہ مجبوری ہے کہ تغزل کا رنگ مجھ پر غالب ہے۔ اس لئے ظاہر بین کو بعض اوقات دھوکہ ہو جاتا ہے۔ آنی واقعات صرف محرک ہوتے ہیں۔ درحقیقت میں تائید سلسلہ کے سوا کچھ نہیں لکھتا ؛۔

یہ کیا پیغام پہنچا ہے مجھے یارب میانی کی — جُدا ہم سے ہوا ہے کون مرگِ ناگہانی سے

یہ کس کا سوز فرقت ہے کہ آہیں سرد ہیں لیکن — انہیں نسبت قرابت کی ہے دا بور خانی سے

مجھے یاد آگیا وہ عہد - عہد نازک و خوشتر — کہ جب ٹکرا گیا عشق کہن اٹھتی جوانی سے

سبق پڑھتے پڑے مجھ کو دبستانِ محبت میں — سُنا وہ کچھ نہ سُن سکتا جو تقریرِ زبانی سے

وہ دیکھا میری آنکھوں نے کہ یہ آنکھیں ترستی ہیں — نظر آئیں وہی جلوے مجھے پھر طورِ ثانی سے

مزے لوٹے ہیں کیا کیا نو بہار حسن کے مینے — وہ کھانا ڈال کے لوٹے گلستانِ معانی سے

وہ رس مینے پیا اپنے پیا کے پیارے ہاتھوں سے — جسے نسبت نہیں کچھ بھی شرابِ ارغوانی سے

وہ ماہ چاردہ کی چاندنی میں لیٹنا میرا — مگر اب لوٹتا انگاروں پر سوز نہانی سے

کہاں سے لاؤں وہ راتیں وہ راتیں وصل کی راتیں — وہ باتیں پیار کی باتیں عزیزانہ جانانی سے

مکاں تو اب بھی باقی ہے مکیں ملتا نہیں لیکن — نہ وہ نقش و نگار صنع عالم اس کے بانی سے

سروشِ غیب نے مجھ کو پکارا ہوش کر اکمل — نہ کر آگاہ اب اغیار کو دردِ نہانی سے

تمہارے اشکِ پیہم سے مجھے رونا تو آتا ہی — مگر یہ آگ وہ ہے جو نہیں بجھتی ہے پانی سے

حباب آسا نگوں پیمانہ رکھ تو عین دریا میں — مجھے تعلیم خودداری ملی پیرِ زمانی سے

پیامِ مرگ تمہید وصال یار ہوتا ہے — مجرب جو ہے مسلم ہے حیاتِ جاودانی سے

چبھے ہیں ضبط کے پاؤں میں ٹکڑے شیشہ دل کے
معافی چاہتا ہوں اپنی اس آتش بیانی سے

انجمن ہدایت الاسلام اٹاوہ کا چوتھا سالانہ جلسہ

ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ اٹاوہ میں غیر احمدی صاحبان کی طرف سے ایک انجمن قائم ہے جس کے ناظم مولوی شیخ سعید احمد صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ ہیں۔ شیخصاحب موصوف کے دل میں اسلامی جوش اور ایک خاص درد پایا جاتا ہے۔ فی الحقیقت آپ ایک نہائت بے تعصب و نیکدل انسان ہیں۔ اسی بے تعصبی کا نتیجہ ہے کہ آپ اپنی انجمن کے سالانہ جلسہ میں اہل اسلام کے ہر فرقے کے علما اور لیکچراروں کو مدعو کرتے ہیں۔ چنانچہ امسال کے جلسہ میں بھی بدستور سابق ہر فرقہ کے لیکچرار و علما مدعو کئے گئے احمدی لیکچراروں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہٗ سے درخواست کی گئی حضرت نے جناب شیخ محمد یوسف صاحب نو مسلم ایڈیٹر اخبار نور قادیان اور جناب ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب احمدی پروفیسر میڈیکل کالج لاہور اور جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب احمدی کیمیکل ایگزیمنر گورنمنٹ پنجاب لاہور کو شرکت جلسہ کے لئے اجازت عطا فرمائی۔

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کو جو قبولیت اٹاوہ میں حاصل ہوئی ہے۔ اس کا امتحان اس وقت خوب ہوگیا۔ ہر دل میں خواجہ صاحب کی یاد ہر زبان پر خواجہ صاحب کا ذکر تھا اور بوجہ سفر لنڈن آپ کی عدم تشریف آوری کا علی العموم افسوس تھا۔ ساتھ ہی آپ کی کامیابی اور بخیریت واپس تشریف آوری کے لئے دعائیں کی جاتی تھیں۔

غیر احمدی علماء و واعظین میں سے مولوی فیض الحسن صاحب رئیس ضلع اعظم گڈھ مولوی ناظر حسن صاحب دیوبندی۔ خواجہ غلام الحسنین صاحب پانی پتی وغیرہ وغیرہ حضرات تشریف لائے تھے اور ناظم صاحب انجمن کے مکان پر فروکش ہوئے۔

احمدی صاحبان میں سے ایڈیٹر نور و ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب و ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب تشریف لائے اور غریبخانہ پر مقیم ہوئے۔

مولوی ابو رحمت صاحب ہردوئی سے تشریف لائے اور ناظم صاحب کے مکان پر رونق افروز ہوئے۔

۱۸- اکتوبر کو سہ پہر کے وقت ایڈیٹر صاحب نور کا لیکچر ہوا۔ قابل لیکچرار نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ آریہ مذہب کی کتابوں سے دیانندی تعلیم کا فوٹو پبلک کے سامنے کھینچکر دکھلایا۔ جس سے دیانندی مت کی حقیقت پبلک پر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی۔ سامعین نے آپ کا لیکچر نہائت دلچسپی سے سُنا عوام و خواص دونوں نے لیکچرار کی وسیع معلومات سے فائدہ اٹھایا۔ کئی مولوی صاحبوں نے لیکچر کا ایک بڑا حصہ نوٹ کر لیا لیکچر ابھی ناتمام تھا کہ وقت ختم ہوگیا۔ اس پر منتظمان جلسہ اور بیرونجات کے صاحبوں نے بالاتفاق یہ خواہش ظاہر کی کہ شیخ محمد یوسف صاحب شب کو پھر لیکچر دیں۔ چنانچہ شیخ صاحب موصوف نے شب کو پھر لیکچر دیا۔ اس لیکچر میں آپ نے سکھ مذہب کا فوٹو کھینچا اور باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال گرنتھ صاحب اور بھائی بالا کی جنم ساکھی سے پیش کرکے قطعی اور یقینی طور پر ثابت کر دیا کہ باوا صاحب موصوف ایک سچے اور پکے مسلمان اور مقدس و مطہر انسان تھے۔ لیکچر ختم ہونے پر مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی نے بحیثیت پریسیڈنٹ جلسہ یہ ارشاد فرمایا کہ فاضل لیکچرار نے جو دلائل پیش کئے ہیں۔ اُن کو سُن لینے کے بعد کوئی شک . . . . بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسلمان ہونے میں نہیں رہ سکتا!

اٹاوہ پبلک کے لئے یہ دریافت بالکل ایک نئی بات تھی۔ اس لئے اس لیکچر کی اٹاوہ میں ایک دھوم مچ گئی۔ ابتک جابجا اس کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ جدھر دیکھو یہی چرچے ہیں۔ میں اس موقع پر اس بات کا ظاہر کر دینا اپنا ایک بڑا فرض سمجھتا ہوں کہ مشفقی پنڈت حب لال صاحب و پنڈت علم چند صاحب نانک پنتھیوں نے کمال بے تعصبی کے ساتھ جنم ساکھی وغیرہ کتابیں میری تحریک سے ایڈیٹر صاحب کو بہم پہنچا دیں۔

اٹاوہ میں نانک پنتھیوں کی ایک بہت پرانی گدی ہے جس کے مہنت صاحب بہت ہی نیکدل اور بااخلاق مہاتما ہیں۔ پنڈت حب لال صاحب کی درخواست پر میں شیخ محمد یوسف صاحب کو ساتھ لیکر مہنت صاحب کی استھان میں گیا۔ مہنت صاحب تشریف لائے اور نہائت خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئے آپ نے شیخصاحب کی ایک وقت دعوت بھی کی۔

کئی نانک پنتھی صاحبان ایڈیٹر صاحب سے ملنے کے لئے آئے اور اپنے شکوک رفع کرا کے تسلی پانے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ غیر احمدی صاحبان میں سے خواجہ غلام الحسنین صاحب اثنا عشری و مولوی ناظر حسن صاحب حنفی دیوبندی کا وعظ اچھا رہا۔ خواجہ غلام الحسنین صاحب کا وعظ جامعیت قرآن کریم پر تھا۔ آپ نے لیکچر میں فرمایا کہ مسلمانوں کو قرآن و حدیث کی پابندی کرنی چاہئے۔ اُن کے اعمال و عقائد قرآن و حدیث کے مطابق ہوں۔ فروعی اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کرنی چاہئے۔ آجکل تکفیر بہت سستی ہوگئی ہے وغیرہ وغیرہ مولوی ناظر حسن صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کا دین ایک ہی ہے۔ خواہ وہ شیعہ ہوں یا سُنی اہلحدیث ہوں یا احمدی۔ البتہ مسلک مختلف ہیں۔ اختلاف مسلک کی وجہ سے ایک دوسرے کو کافر کہنا تو کیا معنی بُرا بھی نہیں کہنا چاہئے۔ ایسا اختلاف صحابہ میں بھی تھا اور ایسا اختلاف جو بہ نیک نیتی ہے باعث رحمت و موجب ثواب ہے۔

علاوہ ان مولوی صاحبان کے اور مولوی صاحبان نے بھی یہی رائے ظاہر کی۔ خدا کا شکر ہے کہ اب غیر احمدی مولوی صاحبان احمدیوں کو مسلمان سمجھنے لگے اور تکفیر کے فتووں کو انہوں نے عملی طور سے ردی اور بیکار قرار دیا۔

۱۹- اکتوبر کو صبح کے وقت انجمن کا اجلاس ہوا۔ مجمع کثیر تھا۔ جناب مسٹر ینول صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ اٹاوہ اور جناب مسٹر میکلوڈ صاحب جنٹ مجسٹریٹ اٹاوہ اور کپتان صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ مسٹر ینول صاحب بہادر پریسیڈنٹ جلسہ تھے۔

اس جلسہ میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے انگریزی میں نہائت قابلیت کے ساتھ لیکچر دیا اور کمال آزادی و جرات کے ساتھ نہائت عمدہ اور احسن پیرایہ میں تبلیغ اسلام کا حق ادا کیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے لیکچر ختم ہونے کے بعد اور کارروائی جلسہ کے اخیر پر ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے اعلان کیا کہ فلسفہ جدیدہ سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچ گئی ہے کہ مادہ فانی ہے پس آریوں کو چاہئے کہ اب خدا کو خالق مان لیں اور چونکہ مادہ کے فانی ہونے کی وجہ سے ایک وقت ایسا آنیوالا ہے کہ اجسام عنصری جو ذرات مادہ کا مجموعہ ہیں بالکل معدوم ہو جائیں گے اس لئے مسئلہ تناسخ باطل ہے اس اعلان کو سُن کر تمام غیر احمدی علماء نے نہائت مسرت ظاہر کی۔ اور ڈاکٹر صاحب کی اس تحقیق کی بہت داد دی۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ایک ٹریکٹ "مادہ فانی ہے" کی بہت سی کاپیاں جلسہ میں مفت تقسیم کرائیں اور ایک ایک کاپی غیر احمدی علماء کی خدمت میں بھی پیش کی جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

اسی تاریخ تیسرے پہر کے جلسہ میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کا لیکچر ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اصول اسلام کی فلاسفی نہائت وضاحت کے ساتھ بیان کی جس سے سامعین نہائت محظوظ ہوئے عصر کا وقت آجانے کی وجہ سے کچھ حصہ آپ کے لیکچر کا باقی رہ گیا۔ منتظمان جلسہ اور دیگر بزرگان کی یہ رائے ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب بقیہ حصہ

لیکچر کا رات کیوقت پورا کردیں مگر ڈاکٹر صاحب موصوف ایک ضرورت کی وجہ سے زیادہ قیام نہیں فرما سکتے تھے اور سات بجے شام کی میل سے لاہور کو واپس تشریف لے گئے۔ اس لئے بقیہ لیکچر سے مستفیض ہو سکے سب کو افسوس ہوا۔

رات کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا اردو لیکچر ہوا۔ آپ کا لیکچر اسلام کے امتیازی نشانات پر تھا۔ مرزا صاحب موصوف نے اپنے فصیح و بلیغ لیکچر میں معارف و حقائق کا ایک دریا بہا دیا۔ طرز بیان دلچسپ الفاظ کی شستگی و پاکیزگی قابل تحسین تھی۔ سامعین اس لیکچر سے اسقدر محظوظ و متاثر ہوئے کہ لیکچر ختم ہونے کے بعد کسی اور مقرر کی تقریر سننے کے لئے انہوں نے کچھ توجہ نہ کی اور جلسہ مجبوری برخاست کیا گیا۔

۲۰ اکتوبر کو صبح کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں خریت(؟) پر لیکچر دیا احمدی اور غیر احمدی لوگوں کی تعداد کافی تھی چونکہ احمدی اور غیر احمدی مستورات نے بھی ڈاکٹر صاحب کا وعظ سننے کی خواہش ظاہر کی۔ اس لئے پردہ کا انتظام کر کے مستورات کے لئے نشست کا علیحدہ بندوبست کیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے قرآن کریم کی چند آیات تلاوت کرنے کے بعد تقریر شروع کی سبحان اللہ! کیا لطیف۔ پاکیزہ۔ پر اثر و دلکش تقریر تھی سامعین میں سے غالباً کوئی ایسا دل نہ ہوگا جو اس تقریر کو سن کر متاثر نہ ہوا ہو۔ الغرض ان کی تقریر کا نہایت عمدہ اثر ہوا۔ اور اس کو سن کر سلسلہ کی صداقت غیر احمدیوں کے دلوں نے بھی محسوس کی۔ دو نوجوان یعنی مستری الہ بخش اور مستری رحیم بخش صاحبان کمال صدق دلی و رضا و رغبت کے ساتھ سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کے لئے اسی وقت آمادہ ہو گئے چنانچہ دونوں صاحبوں کی طرف سے بیعت کا خط لکھکر فوراً بذریعہ ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔

اٹاوہ میں اب اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی تائید میں پبلک لیکچر دیئے جائیں انجوہم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بھی اس ضرورت کو محسوس کیا ہے امید ہے کہ اور احمدی لیکچرار بھی اس اہم اور مقصود بالذات غائت کو مدنظر رکھینگے اور صدر انجمن احمدیہ خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ فرمائیگی۔

اسی دن بارہ بجے کی ایکسپریس سے ڈاکٹر صاحب لاہور کو اور کل شب کی ایکسپریس سے شیخ محمد یوسف صاحب قادیان کو تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو آمین!

ہر دو ڈاکٹر صاحبان کی یہ ہمدردی اور عالی ہمتی نہایت قابل تعریف ہے کہ انہوں نے انجمن ہدائت الاسلام سے سفر خرچ کچھ نہیں لیا بلکہ مبلغ ۰۰۰ جو دو صاحبوں کی آمد و رفت میں خرچ ہوئے تھے اور ناظم صاحب انجمن دینا چاہتے تھے وہ ڈاکٹر صاحبان نے انجمن ہدائت الاسلام کو بطور چندہ مرحمت [فرمایا]۔ اللہ تعالیٰ اُن کی فراخ حوصلگی اور بلند ہمتی میں اور ترقی دے آمین ثم آمین

اب میں حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جن کے طفیل میں ہمیں ان بھائیوں کی زیارت اور ان کی فاضلانہ تقریروں کو سننے کا موقع ملا اس مضمون کو ختم کرتا ہوں و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین۔

راقم

سید صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

الامام الاعظم

نمبر ۲

رسولِ اُمت مؤلف کہتا ہے کہ آیت وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ الخ سے پایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت یا امت کو حکم ہے۔ کہ وہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں۔ اور اس طرح مؤلف ایک ربانی ملہم کی نفی کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک امت کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کا کام کریں۔ لیکن دوسری جگہ خدا یہ بھی فرماتا ہے۔ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ یعنی ہر ایک امت کا ایک رسول ہوتا ہے جب وہ رسول آجاتا ہے تو ان کے مابین عدل اور انصاف سے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ جب ماضی پر اذا واقع ہو تو ماضی فعل مضارع کے معنی دیتی ہے۔ جو زمانہ حال اور مستقبل پر مشتمل ہوتا ہے اس واسطے اذا جاء یہاں مضارع کے معنی دیتا ہے۔ اور چونکہ فعل قضی اذا جاء کی جزا ہے۔ اس واسطے وہ اپنی شرط کے تابع ہو کر مضارع کے معنے دیگا۔ لہذا مؤلف کو یہ کہنے کی گنجائش نہیں ہے۔ کہ یہ زمانہ ماضی کا ذکر ہے۔ اگر مسلمانوں کی ایک جماعت کو تبلیغ اسلام کا حکم ہوتا۔ مگر ان کا کوئی امام ربانی نہ ہوتا۔ جو روح القدس سے تائید یافتہ ہوتا۔ تو اندیشہ تھا کہ ان میں نزاعیں پیدا ہوتی رہتیں۔ اور ہر ایک اپنی رائے کو ترجیح دیتا۔ اور ان کے درمیان سچا فیصلہ کرنے والا نہ ہونے کی وجہ سے تبلیغ کا کام رہجاتا۔ اس واسطے خدا نے اس نقص کو رفع کرنے کے لئے اور اپنے جلال کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے نبیوں اور ملہموں کا سلسلہ جاری رکھا۔ جو تبلیغ کرنے والے گروہ کے درمیان یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ مولویوں کے درمیان سچا فیصلہ کریں۔ ایسا سچا فیصلہ کہ کسی پر ظلم نہ ہو۔ اور ہر ایک کے لئے بہتر ہو۔ اور یہی اس آیہ کریمہ کا مقصد ہے اور اسی کی تائید آیت فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ سے ہوتی ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ جب تمہارا آپس میں تنازعہ ہو۔ تو خدا کی کتاب اور رسول کو پیش کرو۔ کتاب کے ساتھ ہی رسول کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی تم خود بخود قرآن کو کماحقہ نہ سمجھوگے وقت کا رسول تم کو بتلائیگا کہ کتاب اللہ کا کیا فیصلہ ہے۔ اور آیہ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ بھی اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے حقیقی رسول اس امت کے لئے ایک ہی ہے جو خاتم النبیین ہے اُس کے بعد آنے والے اسی کا ظل اور بروز ہیں۔

اِلہام کِس کو ہو سکتا ہے مؤلف کہتا ہے کہ سوائے انبیاء کے اور کسی سے خدا بذریعہ وحی مکالمہ و مخاطبہ نہیں کرتا اور جب مولف نے دیکھا۔ کہ مریم صدیقہ اور اُم موسیٰ اور حواریین کی طرف بھی قرآن کی رو سے وحی بھیجی گئی۔ تو وہ سٹ پٹایا اور یہ دعویٰ کیا کہ عورت بھی نبی ہو سکتی ہے۔ گویا مولف کے خیال میں اُم موسیٰ اور مریم صدیقہ بھی نبی تھیں۔ مگر مؤلف نے یہ نہیں بتایا۔ کہ عورت عورات کی طرف نبی بنا کر بھیجی جاتی ہے یا مردوں کی طرف۔ یا مردوں اور عورات دونوں کی طرف۔ اور یہ کہ نبی عورات تبلیغ کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ یا ان کو تبلیغ کا حکم نہیں ہوتا۔ اگر کہو کہ تبلیغ کے لئے نہیں بھیجی جاتیں۔ تو ان کے نبی بنانے کا کیا فائدہ ہوا۔ اگر کہو کہ تبلیغ کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ تو مریم صدیقہ اور ام موسیٰ نے اور کس قوم کو عظیم الشان نبیوں کی موجودگی میں تبلیغ کی۔ اور اگر کوئی تبلیغ نہیں کی تو پھر ان کو نبی کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کیا قرآن نے ان کو کہیں رسول یا نبی کر کے پکارا ہے۔ اور اگر قرآن صریح الفاظ میں نہیں کہتا تو کیا ہم مؤلف یا اس کے کسی ہم مشرب کے کہنے سے ان کو نبی کہہ سکتے ہیں۔ مؤلف آیہ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ الخ سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ مریم صدیقہ نبیہ تھی۔ کیونکہ اس آیہ کریمہ سے پہلے زکریا۔ مریم۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ ہارون۔ اسمٰعیل

ادریس نبی کا ذکر ہے۔ مگر اس آیہ میں الذین اور علیھم اور من النبیین وغیرہ الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اولٰئک سے مراد مرد نبی ہی ہو سکتے ہیں۔ اور اگر بفرض محال یہ مان لیا جائے۔ کہ مریم صدیقہ نبیہ تھی۔ تو اُم موسیٰ کے نبی ہونے کے متعلق قرآن نے کیا روشنی ڈالی ہے۔ زیادہ سے زیادہ قرآن سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کو خدا نے وحی کی۔ کہ موسیٰ کو دودھ پلا۔ اگر کسی شخص کو جا ہے وہ عورت ہو۔ ایک معمولی بات کے بطور وحی بتائے جانے سے نبی کہا جا سکتا ہے۔ تو پھر کسقدر ظلم کی بات ہے۔ کہ ایک شخص کو جو قوم کے آگے اپنی یہ وحی پیش کرتا ہے۔ کہ والخیر کلہ فی القرآن یایھا الناس اعبدو ربکم اس کو کافر قرار دیا جاتا ہے۔ جب مؤلف نے آیہ و اذا وحیت الی الحواریین ان آمنوا بی و برسولی کو دیکھا اور معلوم کیا کہ حواریین کوئی جو مسیح پر ایمان لائے تھے۔ وحی ہوئی تھی۔ تو یہ تعریف کی کہ یہاں وحی سے مراد وحی بذریعہ رسول ہے۔ لیکن کوئی دلیل اس امر کی نہیں دی۔ آیۃ تو بالکل صاف ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ میں نے حواریوں کی طرف بذریعہ وحی کے یہ پیغام بھیجا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ وحی کا لفظ الیٰ کے صلہ کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حواریوں کو کیا وحی ہوئی تھی۔ خدا جناب رسالتؐ پناہ کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ۔ اس آیہ میں بھی وحی کا لفظ الیٰ کے صلہ کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ جبکہ اور کسی مقام پر کسی نبی کے ذکر میں خدا نے مومنوں کی نسبت وحی کا لفظ نہیں استعمال کیا۔ تاکہ اس بات کی شہادت ہوتی۔ کہ مومنوں طرف جو وحی منسوب ہوتی ہے وہ بذریعہ اس نبی کے ہوتی ہے۔ جس پر وہ ایمان لاتے ہیں۔ تو ہم کس طرح ایک شخص کے کہنے پر یہ مان سکتے ہیں۔ کہ خصوصاً حواریوں کی نسبت جو وحی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ وہ عام معنوں کے مخالف ہے۔ کیا مؤلف بیجا تحویلوں سے کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور قرآن کے صریح الفاظ کو بدل سکتا ہے۔

پیش گوییاں مؤلف نے آیہ لا یظھر علیٰ غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول اس امر کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ کہ اخبار غیبیہ سوائے نبی کے کسی اور شخص کو نہیں بتلائے جاتے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو۔ کہ جس شخص کو اخبار غیبی بتائے جاتے ہیں۔ وہ خدا کا رسول ہوتا ہے۔ گویا خدا نے فعل مضارع استعمال کر کے بطور قاعدہ کلیہ کے فرما دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کر دے جو پوری ہو جائے تو اس کو رسول مان لو۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر آئندہ کوئی رسول نہیں آنا تھا اور سلسلہ وحی و اخبار غیبیہ بند ہو گیا تھا۔ تو خدا نے فعل مضارع استعمال کر کے بطور قاعدہ کلیہ کے کیوں فرمایا۔ کہ جس کو غیب کی خبر بتائی جائے وہ رسول ہوتا ہے یا غیب کی خبر اس کو بتائی جاتی ہے۔ جو رسول ہو (دونو صورتوں میں مطلب ایک ہی ہے) اب میں امید کرتا ہوں کہ مولف یہ جواب دیگا۔ کہ یہ گذشتہ زمانہ کا ذکر ہے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ اب بھی کوئی شخص غیب کی خبر پا کر رسول بن سکتا ہے۔ مگر مؤلف یہ جواب دیکر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ لا یظھر نفی فعل مضارع ہے۔ جو زمانہ حال و مستقبل دونوں کو چاہتا ہے۔ اور جس میں استمرار پایا جاتا ہے۔ لفظ الّا جس امر کا استثنا کرتا ہے وہ لا یظھر علیٰ غیبہ احدًا ہے۔ جس میں بطور قاعدہ کلیہ بتایا گیا ہے کہ خدا خبر غیب نہیں بتایا کرتا۔ اور پھر الّا لا کر جو جملہ مذکور ہوا ہے اس میں اس کلیہ کا استثنا کیا گیا ہے اور جس طرح جملہ لا یظھر علیٰ غیبہ احدًا زمانہ حال و مستقبل دونوں میں اظہار غیب کی نفی کرتا ہے۔ اسی طرح ماننا پڑیگا کہ جس جملہ میں نفی مذکورہ کا استثنا کیا گیا ہے۔ اس کا اطلاق بھی زمانہ حالی و مستقبل پر ہے پس مؤلف کی پیش کردہ آیہ سے ثابت ہو گیا۔ کہ انبیاء کا آنا ممتنع اور محال نہیں ہے۔ دوسری آیت جو مولف نے اس بارہ میں بطور شہادت کے پیش کی ہے۔ وہ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا تم کو غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنا رسول بنا لیتا ہے اس آیت میں دونوں فعل یعنے یطلع اور یجتبی مضارع ہیں۔ جو زمانہ حال اور مستقبل دونو کو چاہتے ہیں اور بطور ایک عام قاعدہ کے بیان کیا گیا ہے۔ کہ خدا کسی کو اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ لیکن کسی ایسے شخص کو مطلع کرتا ہے۔ جو رسول بنا کر بھیجا گیا ہو۔ قرآن میں جو فعل مضارع استعمال ہوتے ہیں وہ اس زمانہ پر بھی اطلاق پاتے ہیں۔ جبکہ قرآن کا نزول ہؤا۔ اور اس زمانہ پر بھی جو بعد میں آنے والا تھا۔ جیسا کہ خدا قرآن میں یحیی و یمیت فرماتا ہے۔ ایسا ہی یطلع اور یجتبی فرماتا ہے۔ اور جس طرح تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ خدا ہر زمانہ میں مارتا اور زندہ کرتا ہے اور یہ فعل اس کا قیامت تک جاری رہیگا۔ اسی طرح ہم ماننے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے رسول بھیجتا رہتا ہے۔ جن پر وہ اخبار غیبیہ کا اظہار کرتا ہے۔ جیسا کہ آیۃ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اس کی تائید کرتی ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ اے آدم کے بیٹو! جب کبھی تمہارے پاس تم ہی میں سے میرے رسول نشان لے کر آئیں۔ تو اس وقت جو لوگ تقوےٰ کی راہ اختیار کریں گے اور خدا سے ڈر کر مان لینگے اور اپنی حالت کی اصلاح کرینگے۔ ان پر کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔ اب صاف الفاظ میں خدا جناب رسالتؐ پناہ کے ذریعہ سے بنی آدم کو منادی کر رہا ہے کہ جب کبھی رسول آئیں۔ ان کو مان لینا۔ اگر یہ سلسلہ ہی بند ہو گیا تھا اور روحانی قوےٰ خدا نے بعد نزول قرآن ضائع کر دیئے تھے۔ تو پھر خدا نے جناب رسالتؐ پناہ کے ذریعہ سے کیوں فرمایا۔ کہ رسولوں کا انکار نہ کرنا۔ کیا جناب پیغمبر خدا کے بعد قیامت تک بنی آدم کا سلسلہ جاری نہیں رہنا تھا۔ اور کیا اس زمانہ کے لوگ بنی آدم نہیں ہیں۔ اور کیا ان کو ارشاد ربانی نہیں ہے۔ کہ آنے والے رسول کا انکار نہ کرنا۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہوشیارپور میں ایک مبارک جلسہ

یہاں کی مقامی انجمن احمدیہ کے محض پانچ چھ ممبر ہیں۔ اور اُن میں سے بھی اکثر سلسلہ ملازمت میں منسلک ہونے کی وجہ سے یہاں عارضی اقامت رکھتے ہیں۔ اہل شہر میں سے اکثر سعید الفطرت غیر احمدی بھی سلسلہ حقہ کی طرف پُر اشتیاق نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اس کی محبت کو نور ایمان کی طرح دل میں چھپائے ہوئے ہیں۔ اور یہ امر قرین قیاس ہے کہ اگر تبلیغ کا سلسلہ پورے طور پر شروع کیا جاوے۔ تو بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہوگی۔ پیر حاجی احمد صاحب جن کو دینی خدمت اور سلسلہ حقہ کی محبت سے جوشیلا اور درد مند دل خداوند کریم نے عطا کیا ہوا ہے۔ اور جو یہاں کی انجمن کی روح رواں ہیں۔ مدت سے آرزو مند تھے۔ کہ کسی فاضل۔ محب قوم کو مدعو کر کے یہاں تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا جاوے۔ اسی امر کو مدنظر رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیحؓ سے استدعا کی گئی تھی۔ کہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و مولانا مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کو (جن سے بشرط اجازت حضرت خلیفۃ المسیحؓ یہاں آنے اور اپنے مواعظ حسنہ سے پبلک کو مستفیض فرمانے کا وعدہ لیا گیا تھا) یہاں آنے اور وعظ کرنے کی اجازت عطا فرماویں۔ الحمد للہ! کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اجازت عطا فرمادی۔ اور ۱۳ اکتوبر بروز یکشنبہ ڈاکٹر صاحبان کا لیکچر قرار پایا۔ لیکچر گاہ کے لئے اسلامیہ بورڈنگ کی وسیع اور عالیشان عمارت منتخب کی گئی پبلک اور مضافات کے احمدی بھائیوں کو بذریعہ اشتہارات تاریخ و مقام لیکچر سے آگاہ کیا گیا۔

پہلا لیکچر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا بعنوان "حضرت رسول کریم صلعم کی پیشگوئیاں" تھا۔ یہ لیکچر ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ سامعین کی تعداد قریباً دو سو تھی۔ جن میں علاوہ کثیر التعداد غیر احمدی احباب کے بہت سے ہندو بھائی بھی شامل تھے ڈاکٹر صاحب کے لیکچر نے حاضرین پر بہت کچھ اثر کیا۔ طرز بیان نہائت دلکش تھا اور ہر ایک پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر نہائت شرح و بسط کے ساتھ بحث کی گئی۔ یہ لیکچر تین گھنٹہ تک رہا۔ اور حاضرین نے نہائت توجہ اور غور سے سُنا۔ دوسرا لیکچر سید محمد حسین شاہ صاحب کا بعد از نماز ظہر شروع ہوا۔ اس لیکچر کا عنوان تھا۔ کہ "آریہ سماج اور فلسفہ جدیدہ"۔ اس وقت حاضرین کی تعداد بمقابلہ پہلے لیکچر کے بہت زیادہ تھی۔ علی الخصوص آریہ بھائی بہت کثرت سے شامل ہوئے تھے۔ شاہ صاحب نے اپنا عالمانہ مضمون نہائت عمدگی کے ساتھ سُنایا۔ آپ نے جدید فلسفہ کی رو سے ثابت کر دکھایا کہ مادہ فانی ہے نہ کہ انادی۔ اور جب مادہ فانی ثابت ہوگیا۔ تو خداوند کریم خالق ارض وسما اور قادر مطلق ہوا۔ اس طرح آریہ سماج کے عقائد مادہ کو انادی سمجھنا اور تناسخ وغیرہ باطل ٹھہرے۔ اس لیکچر کو بھی سامعین نے نہائت غور اور توجہ سے سنا۔ لیکچر کے بعد بعض غیر احمدی احباب کی تحریک پر مولانا مولوی غلام رسول صاحب نے سلسلہ حقہ کے عقائد کا بہ طرز اختصار اظہار فرمایا۔ لیکن چونکہ نماز مغرب کا وقت بہت قریب تھا۔ بدیں وجہ مولانا کا وعظ ناتمام رہا۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ بعد میں اعلان کیا گیا کہ مولوی صاحب دو ایک روز قیام فرما کر اپنے مواعظ حسنہ سے پبلک کو مستفیض فرماویں گے چنانچہ مولوی صاحب دو روز برابر وعظ فرماتے رہے اُن کے پہلے وعظ کا عنوان تھا "اسلام زندہ مذہب ہے" دوسرا وعظ بعنوان "حقوق اللہ و حقوق العباد" ہوا۔ ان وعظوں سے پبلک بہت مستفیض ہوئی۔

الراقم سلطان محمد سکرٹری انجمن احمدیہ ہوشیارپور

پیغمبر عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نئی سوانح عمری جس میں آنحضرت کی زندگی کے تمام حالات کو مختصر اور سلیس زبان میں لکھنے کے علاوہ آپ کے متعلق توریت اور انجیل کی بشارات کو عبرانی اور عربی بائبل سے لکھا گیا ہے۔ اور یورپ کے مصنفین نے جو رائیں آپ کے متعلق دی ہیں۔ ان کو بھی ایک جگہ جمع کیا ہے۔ عرب کی اُس وقت کی حالت اور تاریخ بیان کی گئی ہے۔ بعض اعتراضات کے جواب بھی جابجا دیئے گئے ہیں اور ہر طرح سے کتاب کو مکمل اور مفید معلومات سے پُر کرنے کی سعی کی گئی ہے درمیان میں کہیں کہیں محبان رسول کے واسطے نعت کی چاشنی بھی دی گئی ہے۔ معراج اور شق الصدر کے متعلق سرسید صاحب کے طرز کو بیان کیا گیا ہے۔ مگر عالم روحانی میں اعلیٰ مقام پر پہنچنے والوں پر جو حالات طاری ہوتے ہیں۔ ان تک دنیاداروں کی نظر اگر نہ پہنچ سکتی ہو۔ تو اس کا انکار کسی صورت میں جائز نہیں۔ بہرحال کتاب بہت محنت اور محبت سے لکھی گئی ہے۔ ضخامت اڑھائی سو صفحہ۔ قیمت مبلغ ڈیڑھ روپیہ (عہ) فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ:۔ ہلال ٹریڈ کمپنی ۱۲۲ پیسہ اخبار سٹریٹ۔ لاہور۔ اس کمپنی نے دو اور مفید کتابوں کے شائع کرنے کا بھی ارادہ کیا ہے۔ گلستان مسرت ظریفی میں۔ جس میں مشہور اساتذہ کے کلام کے منتخب اشعار مختلف عنوانوں کے تحت میں جمع کئے گئے ہیں۔ یہ ایک پُرانی کتاب ہے مگر آجکل نایاب۔ اور ایسی ہی کتاب اردو میں تیار کر کے شائع کریں گے۔ خط و کتابت مذکورہ بالا پتہ پر ہو سکتی ہے۔

بدر میں اشتہار درج کرنے کی اُجرت

ایک روپیہ سے کم کا کوئی اشتہار نہیں لیا جاتا

مضامین کی صفحات پر اشتہار دینے کی اجرت ۲۵ فیصدی زائد ہوگی۔

پوٹ کی اجرت ایک کالم کے برابر ہوگی۔

حاشیہ کی اجرت فی سطر یا سطر کا حصہ چوتھائی کالم شمار ہوگا۔

	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	تہائی کالم	چوتھائی کالم
سال ۵۰ بار	۳۰۰	۱۵۵	۱۰۵	۵۵	۴۰	۲۸
چھ ماہ ۲۵ بار	۱۵۵	۸۰	۵۵	۲۸	۲۲	۱۵
تین ماہ ۱۲ بار	۸۰	۴۲	۲۸	۱۵	۱۲	۸
ایک ماہ ۴ بار	۲۸	۱۵	۱۰	۶	۴½	۳
ایک بار	۸	۱۵	۳	۲	۱½	۱

یہ اجرت بہت سوچ سمجھکر کر کم رکھی گئی ہے۔ اس سے کم نہ لی جائیگی۔ بیفائدہ خط کتابت میں وقت ضائع نہ فرماویں اجرت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

اجرت تقسیم کرائی ضمیمہ برابر کاغذ ایک ورق اخبار عہ فی صدی ہوگی اور اگر ایک سے زائد ورق ہوں تو فی زائد ورق ۴ر لئے جائیں گے۔ اجرت پوری بہرحال پیشگی آنی چاہئے اور اجرت ضمیمہ کے ساتھ مبلغ ایک روپیہ بابت باربرداری از بٹالہ تا قادیان آنا چاہئے اخبار ہر جمعرات کو شائع ہوتا ہے۔ ضمیمہ کی بلٹی آٹھ وار کے دن ملفوف جانی چاہئے اشتہارات اخباری خط میں لکھے جائیں گے۔ گنتی نہ لکھے جائیں گے جو صاحب اشتہار کی کاپی خود لکھوا کر بھیجیں اُن کا اختیار ہے جس طرح چاہیں لکھوائیں چھپوانے میں ممکن احتیاط کی جائیگی [illegible]

حجۃ اللہ علی الارض

یہ ٹریکٹ کچھ اس طرح مقبول ہوا ہے کہ اکثر احباب کو اس پر وجد ہو رہا ہے۔ کثرت مانگ کا یہ حال ہے۔ کہ پہلا ایڈیشن ایک ہفتہ کے اندر ہی ختم ہو گیا۔ تو احباب کے اصرار پر دوسرا ایڈیشن تین ہزار ۳۰۰۰ کا اور نکالا گیا اور ابھی وہ دفتری کے پاس سے سلائی ہو کر بھی نہیں آیا تھا کہ ۲۸۰۰ کی درخواستیں جمع ہو گئیں۔ غرض وہ بھی روانہ ہو چکا۔ بالاتفاق سب دوستوں نے یہی لکھا ہے۔ کہ اسکی اشاعت کی بڑی ضرورت ہے اور یہ عین وقت اور ضرورت پر نکلا ہے۔ لہذا اب اس کے تیسرے ایڈیشن کی طیاری ہے۔ احباب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ جن احباب یا انجمنوں نے اپنے ہاں تقسیم کرنے کے لئے جس قدر کاپیاں منگوانی ہوں۔ وہ فے الفور درخواستیں اور اس کی رقم بھی بھیجدیں تاکہ اب جس قدر ضرورت سمجھی جاوے اسقدر چھپ جاوے بار بار کی محنت پر وقت۔ وقت اور خرچ ہو جاتا ہے اور دوسرے ضروری کاموں میں حرج واقع ہوتا ہے صرف دو روپے کے خرچ سے ہر شخص اپنے ہاں ایک سو ۱۰۰ کاپی تقسیم کر کے بے اندازہ اجر و ثواب کا مستحق ہو سکتا ہے۔ بڑا سستا سودا ہے۔ اغلب ہے کہ یہی دو ۲ روپے آپ کے لئے بہشت بریں میں ایک اعلے درجہ کا مکان تیار کردیں۔ والسلام۔ درخواستیں اور روپیہ اس پتہ پر آنا چاہیئے +

حکیم محمد حسین قریشی - حویلی کابلی مل لاہور

اخبار عالم پر ایک نظر

دہلی سے کچھ فاصلہ پر ایک گاؤں میں مندر کے نزدیک ایک مسجد ہے وہاں غریب مسلمان جب نماز پڑھتے تو شوریدہ آریہ سماجی گھڑیال بجا کر مخل بنتے مسلمانوں کی درخواست پر گورنمنٹ نے ان کا گھڑیال بجانا تو الگ سرے سے اتروا ہی دیا۔ خوب کیا۔ شرارت کو جڑ سے کاٹنا ہی درست ہے + گورنمنٹ نے منشی رام سے اخبار ست دہرم پرچارک کے دہلی میں منتقل کرنے کے باعث پانسو ۵۰۰ روپے کی اور پریس کے واسطے ایک ہزار ۱۰۰۰ کی ضمانت طلب کی ہے + کلکتہ میں ٹرکی کی حمایت میں ہندو مسلمانوں کے مشترکہ اجلاس ہوتے ہیں + افواہ ہے کہ لارڈ ہارڈنگ ڈیسرائے ہند آیندہ ماہ اپریل ۱۹۱۳ء میں ہندوستان سے مستعفی ہوں گے اور ان کی جگہ لارڈ کچنر وائسرائے ہوں گے + گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے فیصلہ دیا ہے کہ دہرم سالہ ایک سرائے کی قسم ہوتی ہے جس پر ہندو جین بحثیں ہو رہے ہیں + ۲۳- دسمبر ۱۹۱۲ء دہلی میں حضور وائسرائے کے شاندار داخلہ کے وقت جلوس نکلیگا اور حضور لاٹ صاحب بہادر پنجاب اور چیف کمشنر دہلی اور والیان ریاستہائے پنجاب کا استقبال کرینگے + ہندو یونیورسٹی فنڈ میں اس وقت تک محض ۱۷- لاکھ ۱۸ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے + بہاؤ نگر کے کسی مندر سے ایک جینی۔ طلائی مورتی مالیت ۴۰۰۰۰ ہزار روپیہ چرانے میں ماخوذ ہوا ہے۔ ہندو لوگوں کے توہمات بھی عجیب ہیں اپنے ہاتھ سے ایک چیز بنا کر اس کی پوجا کرتے ہیں پھر ان کے پرمیشر کو چور بھی چرا لیتے ہیں۔ عجب منطق ہے۔ لنڈن ۵- نومبر کا تار مظہر ہے کہ بمقام جائزہ ترکوں کی ایک جمعیت نے بلغاریہ فوج کو شکست دی اور مانٹینگرینوں کو بھی سقوطری کے محاصرہ میں متعدد شکستیں ہوئیں۔ اب ترکوں کی جمعیت روز بروز بڑھتی جارہی ہے + عصر افغان اور المنیر پر جو مقدمہ لائبل مسٹر ولیم کیطر نے چل رہا ہے وہ مصالحت کے واسطے ملتوی کیا گیا ہے + میڈیکل سکول آگرہ میں مسلمان طلباء پر جو ظلم ہو رہے ہیں انکے حال زار پر گورنمنٹ کی خاص توجہ درکار ہے۔ ابھی ابھی ایک ہونہار لڑکا مسمی خواجہ امیر احمد سکول سے خارج کیا گیا ہے جو قابل افسوس بات ہے + مکرم بھائی ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے احباب مطلع ہوں۔ کہ وہ سیالکوٹ سے ساف ہسپتال راولپنڈی میں تبدیل ہو گئے ہیں + ناظم پاشا نے جو ترکی افواج کا کمانڈر ہے اپنی گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ فوجوں نے موت یا فتح کے موٹو پر آخری دم تک لڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے + پاشائے ممدوح یہ بھی لکھتے ہیں کہ ترکوں نے مقام بوناحصار کو دوبارہ فتح کر لیا ہے اور محمود مختار پاشا کی فوج نے ایک بلغاری دستہ کو مغلوب کیا بہت سی اتواپ اور گولی بارود ان کے ہاتھ آئی ہے + ایک مرض بقسم ہیضہ قسطنطنیہ میں پہنچے والے زخمیوں کے درمیان نمودار ہوا ہے + یونانی بیڑہ نے ٹنی ڈوس پر قبضہ کر لیا ہے + محمڈن ہال لاہور میں ۶ نومبر کی سہ پہر کو انجمن خاتونان اسلام کا بصدارت بیگم صاحبہ آنریبل میاں محمد شفیع صاحب عساکر عثمانیہ کی فتح و نصرت کی دُعا مانگنے اور فراہمی چندہ کے لئے ایک شاندار جلسہ ہوا + ہز ہائینس آغا خان نے سابقہ دو ہزار پونڈ کے علاوہ پانسو پونڈ شفاخانہ ترکی مجروحین و مریضوں کے واسطے عطاء کئے ہیں + قسطنطنیہ۔ ۹ نومبر شیخ الاسلام نے علماء سے میدان جنگ میں شریک ہو کر جہاد کا وعظ کرنے کی درخواست کی ہے کیونکہ دوسری طرف بلقانی پادری ہاتھوں میں صلیبیں لئے بلقانی افواج کے جذبات کو اشتعال دے رہے ہیں + لندن ۹- نومبر کا تار مظہر ہے کہ ولی عہد یونان نے شاہ یونان کو تار دیا ہے کہ سالونیکا کی حوالگی کی شرائط پر دستخط ہو گئے۔ اور پچیس ۲۵ ہزار ترکی فوج نے اپنے آپکو یونانیوں کے سپرد کر دیا ہے + ہز ہائینس آغا خاں نے لکھا ہے کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ مسلم یونیورسٹی کا سرمایہ کسی غیر تعلیمی مقصد کیطرف منتقل کیا جاوے + مسٹر محمد علی اکسن ایڈیٹر کامریڈ کے پرائیوٹ سکرٹری سے مسلمانان ہند کے ٹرکی کو قرضہ دینے کے متعلق دریافت کرنے پر جواب حسب ذیل تار پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے نے دیا ہے مسلمانان ہند کی طرف سے ٹرکی کو قرضہ کی امداد دینا ہز میجسٹی کے اعلان غیر جانبداری کے منافی نہ ہوگا + ڈاکٹر عبد المامون سہروردی انجمن ہلال احمر کے ساتھ ٹرکی جائیں گے + ایڈریا نوپل میں ترکوں کو ایک عظیم الشان فتح نصیب ہوتی +

درخواست دُعا

چودہری عبد الحی خان صاحب سب پوسٹماسٹر دیپال پور اپنی اہلیہ کی صحت کے اور سراج الدین اپنے بچے کی صحت کے لئے اور سید محمد حسین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کوہاٹ اپنے صاحبزادہ بشارت احمد کی شفاء کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں +

جنازہ غائب

منشی عبد العزیز صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ عسکر بنگلور جو ایک جوشیلے احمدی تھے وفات پا گئے ہیں اور محمدی بی مرحومہ زوجہ میاں نواب علی صاحب بکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ بھی انتقال کر گئی ہیں احباب جنازہ غائب ان کے لئے پڑھیں +

خریداران بدر

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ بحضور فیض گنجور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میری سالی نے جو بالغ ہے اور عرصہ ایک سال سے بیوہ تھی۔ خود بخود اب بغیر ولی جائز کی اجازت کے نکاح کر لیا ہے۔ کیا یہ [illegible] نورالدین +

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین رضی
اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ممبی ۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے ۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے ۔

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈھائی روپیہ جریان ۔ درد کمر ۔ کثرت احتلام ۔ ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا ۔

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا ۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں ۔ مالیخولیا ۔ نسیان کی قوت دل کا کمزور ہونا ۔ ضعف دماغ ۔ بینائی کا کم ہونا ۔ ناامیدی ۔ بے خوابی ۔ خوف ۔ غمگینی ۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو ۔ وہ علاج کا کوشاں رہے جہاں سے میسر ہو ۔ ہرگز بے خوف و بیفکر نہ رہے ۔ ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی ۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے ۔ قیمت ۲۴ روز معہ سفوف ہمراہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا اس میں سے ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی ملا کر ہمراہ پانی صبح و شام پرہیز از ترشی ۔ شیرینی ۔ تیز مرچ ۔

المشتہر

نظام جان و عبدالرحمٰن کاغانی ۔ قادیان ۔ ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور طحال کی دوا ⅛

یہ دوا اونتیس ۲۹ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے ۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آ گئے ہوں ۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں ۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے ۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے ۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے ۔ قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴) محصول دو شیشی تک ۸ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک ۵ ۔ دو شیشی تک ۶

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے ۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵ اور بارہ ڈبیہ تک ۶

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے ۔ اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے ۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے ۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ ”برائے امراض چشم بسیار مفید است“ یہ سرمہ دھند ۔ جالا ۔ پھولا ۔ پڑوال ۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۸ قسم دوم ۴ قسم سوم ۲ ۔

اصلی ممیرہ جس کی قیمت ۵ روپے فی تولہ ہے ۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۴ کر دی ہے ۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے ۔ **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے ۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے ۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضا ۔ نافع ضرر مستی طعام ۔ قاطع بلغم و ریاح ۔ دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت ۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے ۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں ۔ قیمت قسم اول ۱۲ فی تولہ ۔ قسم دوم ۸ فی تولہ ہے ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری ۔ بادامی ۔ سیاہ اور سفید ۔ ماشی ۔ ریشمی اور سوتی ۔ تشری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں ۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر ۔ سوداگر ۔ قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں ۔ قیمت مبلغ ۵ روپے ہے ۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے ۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلس مصنفہ سر طامس بارکلے ۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے ۔ ۲۵۰ صفحات مجلد ۔ قیمت مبلغ ۲ روپے ۱۲ آنے فی نسخہ پختہ ۔

(۲) ان دی شیڈو آو اسلام ۔ در ظل اسلامی مصنفہ ڈی میترا واکا ۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے ۔ قیمت ۱۲ فی نسخہ ۔ مجلد ۔

(۳) سم پیجز فرام دی لائف آو ٹرکش وومن ترکی خواتین کی زندگی کے حالات ۔ مصنفہ ڈی میترا واکا قیمت ۱۲ پختہ

(۴) دی ہوڈ وِنڈ کوئین یارانی صاحبہ جہانسی یہ ایک قصہ ناٹک کی طرز پر ہے ۔ مصنفہ الیگزنڈر راجرس ہے جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے مجلد قیمت مبلغ ۲ روپے ۱۲ آنے ۔

(۵) دی سے انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ ۔ مؤلفہ سہروردی صاحب ایم ۔ اے ۔ قیمت ۲ فی نسخہ ۔

(۶) ایشیا اینڈ یورپ ۔ مصنفہ میریڈتھ ٹونسنڈ ۔ جو بہت مدت تک رہ چکے ہیں ۔ ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں ۔ کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی ۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے ۔ مجلد قیمت مبلغ ۲ روپے ۱۲ آنے

(۷) محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی اکبر ۔ مصنفہ ایضاً ۔ نئی کتاب ہے ۔ مجلد قیمت ۱۲

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ

وارک ہوس بمبئی

Blakie & Son Ld

Warwick House

Bombay.